انبیائے کرام کی
نیکی کی دعوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تم رسولوں (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر دُرُودِ پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے ربّ کا رسول ہوں۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی، ۱/۳۲۰، حدیث ۲۳۵۴)

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ’’نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ‘‘مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

ایک مدنی پھول: جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم **’’انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات‘‘** کے بارے میں سُنیں گے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قوم کو کتنے عرصے تک دِین کی دعوت دیتے رہے اور ان کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کیا سلوک کرتی تھی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کس طرح بہترین حکمتِ عملی سے ملکۂ سبا کو دِین کی دعوت دی اور وہ کیسے اپنی قوم کے ساتھ آپ پر ایمان لائی۔ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دِین کی دعوت دینے پر کتنا ستایا گیا اور آپ نے ان ستانے والوں کے ساتھ کیا سُلوک کیا۔اس کے ساتھ ساتھ نیکی کی دعوت پر مشتمل مزید کئی مدنی

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔اللہ کرے کہ ہم سارا بیان مکمل توجہ اور یکسوئی کے ساتھ سننے کی سعادت پائیں۔اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے اللہ پاک کے پیارے نبی، حضرت سیدنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی نیکی کی دعوت کے بارے میں سنتے ہیں: چنانچہ

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور نیکی کی دعوت

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کے پڑپوتے ہیں۔ چالیس (40) یا پچاس (50) سال کی عمر میں آپ نے نبوت کا اعلان فرمایا۔(ماخوذ صراط الجنان، ۳/۳۴۷) نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے۔(صراط الجنان، ۴/۴۲۵) آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کے لوگوں کو بُرائیوں سے روکا، انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور باطل معبودوں کو چھوڑ کر صرف واحد و برحق معبودِ حقیقی کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔(پ۲۹، نوح:۲،۳ مفھوماً) آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک طویل عرصہ اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے۔(پ۲۰، العنکبوت:۱۴ مفھوماً) اور تبلیغ کے لیے آپ نے ہر طریقہ استعمال کیا لیکن صرف چند خوش نصیب ہی آپ پر ایمان لائے۔ لوگوں کی اکثریت حق سننے اور ماننے کو تیار نہ تھی۔(پ۱۲، ھود:۴۰ ملخصاً) الٹا وہ بدنصیب لوگ طرح طرح سے آپ کی تحقیر (Insult) کرتے اور طرح طرح کی اذیّتوں اور تکلیفوں سے آپ کو ستاتے۔ یہاں تک کہ کئی بار اِن ظالموں نے آپ کو اس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہوگئے، لوگوں نے آپ کو مُردہ خیال کرکے کپڑوں میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیا۔ جب آپ ہوش میں آئے تو آپ پھر مکان سے نکل کر دِین کی تبلیغ فرمانے لگے۔ اسی طرح بارہا آپ کا گلا گھونٹا گیا یہاں

تک کہ آپ کا دم گھُٹنے لگتا اور آپ بے ہوش ہو جاتے، مگر ان تکلیفوں اور مصیبتوں پر بھی آپ یہی دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے پروردگار جَلَّ جَلَالُہ! تُو میری قوم کو بخش دے اور ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ کو نہیں جانتے، جب نوسو(900) سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہے اور قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی کے بارے میں عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی۔ اللہ پاک نے ان کی قوم کے کفار پر طُوفان (Storm) کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈُوب کر ہلاک ہوگئے۔ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغ کے واقعات کو متعدد جگہ کافی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ (عجائب القرآن، ۳۱۱ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ انبیائے کرام میں سے حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دورانِ تبلیغ کتنی مشقتیں برداشت فرمائیں، لیکن پھر بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اہم فریضے کو نہیں چھوڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے والوں کو بڑی مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مگر جب آدمی اس راہ میں مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہتے ہوئے صبر و تحمل کے ساتھ اس اہم فریضے کو انجام دیتا ہے تو اللہ پاک غیب سے اُس کی کامیابی (Success) کا سامان پیدا فرمادیتا ہے۔ وہ مُقَلِّبُ الْقُلُوْب (یعنی دلوں کو بدلنے والا) اور ہادی (یعنی ہدایت دینے والا) ہے، وہ ایک لمحے میں لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے اور ان کے دلوں میں ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔ تمام ہی انبیائے کرام اپنی قوموں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے، انہیں پیارے ربّ جَلَّ جَلَالُہ کی وحدانیت کا یقین دِلاتے اور باطل معبودوں کو پُوجنے کے بجائے اللہ پاک کی عبادت کی طرف بُلاتے تو ان میں سے کچھ لوگ ان پر ایمان لاتے اور اکثر ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیتے، مگر ان انبیائے کرام نے بھی اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے اس فریضے کو نبھانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔

آیئے !اب حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت کاواقعہ سنتے ہیں چنانچہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

جب فرعون نے خُدا ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا۔(پ۱۵،طہٰ:۴۴)حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دینِ حق کی دعوت دینے فرعون کے محل(Palace) پہنچے،وہاں وہ اپنی قوم کے معزز افراد کے ساتھ موجود تھا (خازن، ۳۸۵/۳ ملخصًا)حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا:اللہ پاک نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں تمہارے پاس اس کا پیغام لیکر آیا ہوں۔(خازن،۱۲۴/۲)فرعون نے کہا میں تو خود ہی خدا ہوں اور یہ بھی یاد رکھو!اگر تم نے انکار کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔(پ۱۹،الشعراء:۲۹ مفہوماً)جب فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں ماننے سے انکار کر دیا اور انہیں قید کرنے کی دھمکی دی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے کہا: مجھے میرے ربّ نے معجزات عطا کئے ہیں،فرعون نے کہا:ہمیں بھی دکھاؤ وہ معجزات کیا ہیں؟حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا اور جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اژدہے کو پکڑا تو دوبارہ عصا بن گیا،فرعون نے کہا اور بھی کچھ لائے ہو؟تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو ہاتھ سورج کی طرح چمکنے لگا۔(پ۱۹،الشعراء:۲۹تا۳۳ملخصًا)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے معجزے دکھا چکے تو فرعون نے سرداروں سے کہا:یہ تو جادوگر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے،مشورہ دو کہ اب کیا کریں؟(پ۱۹، الشعراء :۳۴تا۳۵ ملخصًا) سرداروں نے اسے شہروں سے جادوگروں کو بُلانے کا مشورہ دیا،جب تمام جادوگر جمع ہوگئے تو لوگوں میں میلے کا اعلان کر دیا گیا اور اعلان کر دیا گیا کہ سب لوگ میلے والے دن جمع ہو جائیں ۔(پ۱۹،الشعراء :۳۶تا۳۹ ملخصًا)جب میلے والے دن سب ایک جگہ جمع ہوگئے اور مقابلہ ہوا تو

جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے اپنی رسیاں اور لکڑیاں پھینک دیں، انہوں نے اپنے جادو کا اتنا زبردست مظاہرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے۔ (خازن،۲/۱۲۷)حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا(پ۱۹، الشعراء:۳۲) اور تمام سانپوں(Snakes) کو کھا گیا۔ (پ۱۹، الشعراء:۴۵)جادوگر یہ منظر دیکھ کر فوراً سجدے میں گِر گئے اور مسلمان ہوگئے۔کیونکہ انہیں یقین ہوگیا تھا کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔(خازن، ۲/۱۲۷) مگر فرعونی ظلم وستم، اپنی نافرمانی اور کفر پر قائم رہے۔(خازن،۲/۳۰تا۳۲ملتقطاً وملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمام چیزوں کی پرواکئے بغیر دینِ حق کی دعوت دی اور اس راہ میں دی گئی دھمکیاں بھی آپ کے مقصد کو ناکام نہ کر سکیں اور استقامت کے ساتھ آپ نیکی کی دعوت دیتے رہے اور تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا یہ عمل ہمارے لئے بھی ایک بہترین مثال ہے کہ ہم بھی انبیائے کرام کے اس مقصد کو اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد سمجھیں۔ یاد رکھئے! کہ زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں آتی ہیں، اللہ پاک اپنے بندوں کو کبھی مرض سے آزماتا ہے، تو کبھی جان ومال کی کمی سے ان کا امتحان لیا جاتا ہے، کبھی دشمن کے خوف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو کبھی کسی نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے، کبھی آفات و بَلیّات(یعنی مصیبتیں) گھیر لیتی ہیں تو کبھی نِت نئے فتنے استقبال کرتے ہیں۔ یہ تو عام زندگی کی حالت ہے جبکہ راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خصوصیت سے ایسا راستہ ہے، جس میں قدم قدم پر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس میں آزمائشیں کئی گُنا بڑھ جاتی ہیں، اسی سے کھرے اور کھوٹے میں پہچان ہوتی ہے، اسی سے اللہ پاک کے فرمانبردار و نافرمان کے راستے جدا ہوتے ہیں، اس سے عشقِ حقیقی کے کھوکھلے نعرے لگانے والوں اور حقیقت میں اس کا دم بھرنے والوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے، حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر

اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، اپنے حقیقی فرزند کو قربانی کیلئے پیش کرنا، حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مختلف مصیبتوں کا سامنا کرنا، ان کی اولاد اور اموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر اور مَدْیَن کی طرف ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ستایا جانا اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں اور صبر ہی کی مثالیں ہیں اوران مقدس ہستیوں کی آزمائشیں اور صبر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے (Model) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو بے صبری کرنے، ہر ایک کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا رونے کے بجائے، اللہ پاک کی ذات پر بھروسا رکھتے ہوئے اللہ پاک کے اِن نیک اور برگزیدہ بندوں یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مبارک زندگیوں سے **مصائب و تکالیف پر صبر و رِضا** کے مدنی پھول چُنتے ہوئے صبر کا دامن تھامے رکھے۔

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غَم سے گھبرایا نہیں کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیماری اور پریشانی پر شِکوہ کرنے کے بجائے صبر کی عادت بنانی چاہیے کہ شکایت کرنے سے مصیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صبری کرنے سے صبر پر ملنے والا اَجر بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ بِلا ضرورت بیماری و مصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں۔ چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے چھپایا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۱/۲۱۴، حدیث:۷۳۷)

صدرُ الشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:"یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا (استقبال کرتے ہیں) مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صبر و استقلال سے کام لیں اور جَزع و فَزع (یعنی رونا پیٹنا) کرکے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں۔ اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اس بڑے ثواب سے محرومی (جو مصیبتوں میں صبر کرنے پر احادیث میں بیان کیا گیا ہے) دوہری مصیبت ہے۔ (بہارِ شریعت، کتاب الجنائز، بیماری کا بیان، ۱/۷۹۹)

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **بلا و مصیبت** میں گرفتار ہونے والوں، معمولی سی پریشانی سے **گھبرا** جانے والوں، ذرا سی تکلیف پر **شکایات کا انبار** لگا دینے والوں کو سمجھاتے ہوئے کیسی پیاری مدنی سوچ عطا فرماتے ہیں کہ:

ٹُوٹے گو سر پہ کوہِ بَلا صَبْر کر اے مبلغ نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر ہاں یہی سُنّتِ شاہِ ابرار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۳)

مختصر وضاحت: راہِ خدا میں کتنی ہی بڑی مصیبت اور تکلیف پیش آجائے تب بھی صبر ہی کرنا چاہیے۔ بلکہ زبان پر کوئی شکوہ و شکایت کی بات بھی نہ لانی چاہیے کیونکہ اس راہ میں صبر کرنا اور تکالیف کو برداشت کرنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

منقول ہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے دعا کی تھی کہ انہیں ایسی حکومت عطا

کی جائے جو کسی اور کو نہ ملی ہو۔(پ۲۳،ص:۳۵)ایسی بے مثل سلطنت کی دعا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ سلطنت (Empire) بھی آپ کا معجزہ ہو۔ (خزائن العرفان، ص۸۴۳) آپ کی یہ دعا قبول ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو تیرہ (13)برس کی عمر میں سلطنت عطا کی گئی اور چالیس (40) برس تک آپ نے حکومت فرمائی۔(خازن،۳/۴۰۴، ۴۱۴)جنّوں، انسانوں ،پرندوں اور جانوروں سب پر آپ کی حکومت تھی اور آپ ہر ایک کی زُبان جانتے تھے۔(خازن،۳/۴۰۴) آپ کے لشکر میں جنّات اور جانوروں کی طرح پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مکہ مُکَرَّمَہ سے واپس آتے ہوئے یمن کے علاقے صنعا پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پرندوں کے دستے میں موجود ہُدہُد نے اس موقع کو غنیمت جانا اور سیر کو نکل گیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے ملکِ سبا کی ملکہ "بلقیس" کے باغ میں پہنچ گیا۔ وہاں اُسے ایک اور ہُدہُد نظر آیا۔اس ہُدہُد نے ملکہ بلقیس اور اس کی سلطنت ،لشکر اور تخت کے بارے میں بتایا اور بلقیس کی سلطنت کا نظارہ بھی کروایا اس لیے اسے کافی دیر ہوگئی۔(معالم التنزیل،۳/ ۳۵۳)ہُدہُد کی ذمہ داری ہوتی تھی کہ جہاں بھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام ٹھہرا کرتے وہاں یہ پانی کی نشاندہی کرتا۔ کیونکہ وہ پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اس جگہ کو کریدنا شروع کر دیتا، پھر جنّات آتے اور اس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے تھے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جب اس جگہ اُترے تو آپ کو پانی کی حاجت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن انہیں نہ ملا۔ ہُدہُد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہُدہُد موجود نہ تھا۔ (معالم التنزیل، ۳/۳۵۳ ملتقطاً)جب ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے تاخیر کا سبب دریافت کیا، اس نے نہایت ادب سے عرض کی: کہ میں ملکِ سبا کی خبر لایا ہوں، اس ملک پر ایک عورت حکومت کررہی ہے، اس کے پاس ہر وہ چیز ہے جو بادشاہوں کے شایانِ شان ہوتی

ہے اور اس کے پاس ایک بہت بڑا اور عالیشان تخت بھی ہے۔ وہ عورت اور اس کی قوم شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اللہ پاک کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہے، حالانکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔(معالم التنزیل، ۳/۳۵۴ ملتقطاً) جب ہُدہُد نے اپنی پوری بات سنا دی تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہم (تمھارا امتحان لے کر) دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہُدہُد کو ایک خط (Letter) دیا اور کہا: میرا یہ خط لے جاؤ اور اس پر پھینک دو۔ پھر دُور ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ایک دن جب ملکہ بلقیس وزیروں اور درباریوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں ہُدہُد آیا اور اس نے خط ملکہ پر پھینک دیا۔ ملکہ نے خط اٹھایا اور اس پر لگی ہوئی مہر دیکھ کر وزیروں سے کہا : میرے پاس ایک بہت بڑے بادشاہ کا معزز مکتوب (Letter) آیا ہے۔ پھر اس نے خط پڑھ کر سنایا، اس خط کا مضمون قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمایا گیا ہے، چنانچہ پارہ 19، سورۃُ النَّمل آیت 30 اور 31 میں ارشاد ہوتا ہے

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾

(پ ۱۹، النمل: ۳۰، ۳۱)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔

پھر ملکہ نے اپنے مشیروں (Advisors) سے مشورہ کیا، طے یہ پایا کہ پہلے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف تحفہ بھیجا جائے۔ اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، اگر وہ صرف بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کر لیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ صرف اسی پر راضی ہوں گے کہ ہم ان کے دِین کی پیروی کریں۔ ایسے ہی ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے سارے تحفے واپس لوٹا دیئے

اور قاصد سے فرمایا: اگر ملکہ اور اس کی قوم کے لوگ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو ان کا انجام یہ ہو گا کہ ہم انہیں جنگ میں شکست دے کر وہاں سے نکال دیں گے۔ قاصد نے آکر ملکہ بلقیس کو جب بتایا تو اسے یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام صرف بادشاہ نہیں بلکہ اللہ پاک کے نبی بھی ہیں۔ پھر وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کرنے کے لیے ایک لشکر لے کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف روانہ ہوئی۔ جب وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار کے قریب پہنچی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے درباریوں میں سے اپنے ایک وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے پلک جھپکنے سے پہلے اس کا تخت منگوایا (معالم التنزیل، ۳/ ۳۵۹، ۳۶۰، ملتقطاً) اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ ملکہ کے تخت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دیا جائے، تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے یا نہیں۔ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ پھر اسے کہا گیا کہ صحن میں آجاؤ، وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا، اس کے نیچے پانی جاری تھا اور پانی میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اس صحن کے درمیان میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ ملکہ نے جب اس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ پانی بہہ رہا ہے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشہ سے بنا ہوا ایک صحن ہے۔ یہ سن کر ملکہ بلقیس حیران رہ گئی اور اس نے یقین کر لیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ملک اور حکومت اللہ پاک کی طرف سے ہے، جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے اللہ پاک کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور سورج کی عبادت کو چھوڑ کر اللہ پاک کی عبادت کرنا شروع کر دی۔ (معالم التنزیل، ۳/ ۳۶۰، ۳۶۱ ملتقطاً)

نیکی کی دعوت میں حکمتِ عملی کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ کیسے دلکش انداز میں حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام نے مُلکِ سبا کی غیر مسلمہ ملکہ بلقیس تک دِین کا پیغام پہنچایا۔ یقیناً یہ آپ عَلَیْهِ السَّلَام کی حکمت سے بھرپور پُراثر نیکی کی دعوت کا اثر تھا کہ ملکہ بلقیس نے اللہ کریم کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت دینے میں ہمیشہ حکمت اور تدبیر(strategy) کو مدِ نظر رکھنا چاہیے، بسا اوقات حکمت اور دُور اندیشی کی مدنی سوچ بڑی بڑی رکاوٹوں سے بچا لیتی ہے۔ اس لیے موقع محل کی مناسبت سے حکمتِ عملی اور پختہ تدبیر سے بھی کام لینا چاہیے۔ خود قرآنِ پاک میں اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 14، سورۂ نَحل آیت 125 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ (پ۱۴، النحل:۱۲۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

تفسیرِ صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے: اس آیت میں تین طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا۔ (1) **حکمت کے ساتھ**۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شُبہات (یعنی وسوسوں) کو زائل کر دے۔ (2) **اچھی نصیحت کے ساتھ**۔ اس سے مراد ترغیب و ترہیب ہے یعنی کسی کام کو کرنے کی ترغیب دینا اور کوئی کام کرنے سے ڈرانا۔ (3) سب سے **اچھے طریقے سے بحث کرنے کے ساتھ**۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے

بُلائیں۔(صراط الجنان،۵/۴۰۳بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہم قرآنِ کریم کی بتائی ہوئی ان تین باتوں کو مدِ نظر رکھنا شروع کر دیں تو ہماری دی ہوئی نیکی کی دعوت میں پہلے سے کئی گنا زیادہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ آیئے حکمتِ عملی اور نرم گفتگو سے لبریز نیکی کی دعوت دینے کا ایک حیرت انگیز واقعہ سنتے ہیں۔

میٹھے بول کی برکتیں:

چُنانچہ خُراسان کے ایک بُزُرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو خواب میں حکم ہوا:"تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!"اُس وَقت ہلاکو کا بیٹا تگُودار بَر سرِ اِقتِدار تھا۔ وہ بُزُرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سفر کرکے تگُودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان مبلّغ کو دیکھ کر اُسے مَستی سُوجھی اور کہنے لگا:"میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟"بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی (اور حکمتِ عملی) کے ساتھ فرمانے لگے:"میں بھی اپنے خالق و مالِک اللہ پاک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی"ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تِیر بن کر تگُودار کے دل میں پیوَست ہو گئے کہ جب اس نے اپنے "زہریلے کانٹے" کے جواب میں اس باعمل مبلّغ کی طرف سے "خوشبودار مَدَنی پھول" پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه میرے مہمان(Guest) ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمایئے۔ چُنانچہ آپ اُس کے پاس مُقیم ہو گئے۔ تگُودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفرادی کوشش نے تگُودار کے دل میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا! وُہی تگُودار جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا، آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اسی باعمل

مبلّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۴ بتغیر قلیل)

مبلغ کو کیسا ہونا چاہیے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اگر تگودار کے تیکھے جملے پر وہ بُزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه غصّے میں آجاتے تو ہر گز یہ مَدَنی نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے، ہمیں اپنی زَبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہیے کہ زبان جب بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

ایک مدنی پھول اس حکایت سے یہ بھی ملا کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بسا اوقات تلخ لہجوں، کڑوے جملوں، تیوری چڑھائے چہروں اور نیکی کی دعوت قبول کرنے سے منہ موڑنے والے لوگوں سے بھی سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے، دل بڑا کرنا چاہیے، ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے اور اس عظیم کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے پر ہی توجہ رکھنی چاہیے۔

یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا بہترین کام ہے جس میں ناکامی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ کیوں کہ اچّھی نیّت کی صورت میں نیکی کی دعوت دینے والا ثوابِ آخرت کا حقدار تو ہو ہی جاتا ہے۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نَقْل فرماتے ہیں: کسی بُزرگ نے اپنے فرزند کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: "نیکی کی دعوت" دینے والے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ پاک کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین ہو، اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۲ ص ۴۱۰) لوگوں کی ایذاء کی وجہ سے تبلیغ (نیکی کی دعوت عام کرنے) سے کنارہ کشی نہیں

کرنی چاہیے کہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ساڑھے نو سو(950)سال تک تبلیغ فرمائی۔ تبلیغِ دین کیلئے جرأت اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے، بُزدل اور ڈرپوک آدمی تبلیغ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔(صراط الجنان، ۴/۳۵۸)نیکی کی دعوت دینے کا معاملہ ہو یا بُرائی سے منع کرنے کا ہر صورت نرمی کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتے۔

اسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ مبلّغ کو ہر جگہ مبلّغ ہی ہونا چاہیے، اسے ہر وَقت ہر جگہ اپنا لباس اور اپنا انداز سنّتوں بھرا رکھنا چاہیے، وہ محلّے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا شادی کی بارات میں، دواخانے میں ہو یا اسپتال(Hospital) میں، باغ میں ہو یا کسی کی تدفین کیلئے قبرستان میں ہر جگہ اسے سُنّتوں کا آئینہ دار ہونا چاہیے اور موقع محل کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دینے میں شرم بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ایک مبلغ کو کن اوصاف سے مُتّصف ہونا چاہیے، آیئے ان میں سے کچھ سنتے ہیں:

❁ مبلغ ارکانِ اسلام (یعنی نماز، روزے وغیرہ) کا پابند اور سُنَّتِ رسُول کا حقیقی آئینہ دار ہو، کیونکہ زیورِ علم کے ساتھ عمل کی قوت دعوت کو زیادہ مُؤثِر و کارآمد بناتی ہے۔ ❁ نیکی کی دعوت دیتے وقت خالص اللہ پاک کی رِضا کی نیت پر دِلی توجہ رہے، اس عظیم کام کے صِلے (بدلے) میں کسی دُنیوی مال و جاہ یا نمود و نمائش کا طالب نہ ہو بلکہ محض بارگاہِ خداوندی سے اَجر و ثواب کا اُمّیدوار ہو اور اِس عالمگیر مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کی بجا آوری کے لیے حقیقی جذبے سے سرشار ہو۔ ❁ مُبلغ اپنے علم کی کثرت، زورِ بیان اور صلاحیت و قابلیت پر نہیں بلکہ اللہ پاک پر توکُّل کرنے والا ہو کہ وُہی ہدایت دینے والا ہے۔ ❁ مبلغ حُسنِ اخلاق کا پیکر اور نرمی کا خُوگر (یعنی عادی) ہو۔ ❁ مبلغ کو کبھی راہِ خدا میں کوئی مشکل درپیش ہو جائے، کسی تلخ کلام سے واسِطہ پڑ جائے تو صبر

کرنے والا ہو۔ ❁ مبلغ کیلئے ضروری ہے کہ حالات بھانپ کر اور موقع محل دیکھ کر اس کے مطابق گفتگو کرے۔ مبلغ کو خود کسی بحث و تکرار میں نہیں اُلجھنا چاہیے بلکہ اس کے لیے کسی صحیح العقیدہ سُنّی عالِم صاحِب کے پاس جانے کا مشورہ دے۔ ❁ مبلغ جہاں بھی کوئی بُرائی دیکھے اپنی بِساط (طاقت) اور حیثیّت کے مطابق نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی ضرور کوشش کرے۔ ❁ مبلغ کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھے اور مایوسی کو قریب بھی نہ آنے دے۔ (ماخوذ از سرکار کا اندازِ تبلیغِ دِین، ص ۲۰ تا ۲۴)

عمل کا ہو جذبہ عَطا یاالٰہی! گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!
نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے، نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کا باعث بن کر خود کو جنَّت کا حقدار بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ چُھٹی والے دن شہر کے مختلف عَلاقوں اوراطراف کے گاؤں، گوٹھوں میں جاکر وہاں کی مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ مقامی

عاشقانِ رسول کو نیکی کی دعوت دے کر علمِ دِین سیکھنے، سکھانے کی ترکیب کی جاتی ہے۔☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف اسلامی بھائیوں کو سُنّتیں اور آداب اور مَدَنی دَرْس وغیرہ کا طریقہ سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مساجِد آباد ہوتی ہیں ☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے بہ نیتِ اعتکاف مسجد میں گزرنے والا ہر ہر لَمحہ عِبادَت میں شُمار ہوگا☆یَوْمِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی بَرَکت سے مسجِد سے مَحَبَّت کرنے اور اُس میں اپنا زِیادہ سے زِیادہ وَقْت گُزارنے کی فضیلت حاصل ہوگی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا زِیادہ وَقْت مسجد میں گزارنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے، چُنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تُم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ کریم (پارہ10، سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں اِرْشاد) فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قِیامت پر اِیمان لاتے اور نَماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، ۴/۲۸۰، حدیث:۲۶۲۶)

آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنئے چنانچہ

میں پتنگ بازی کا شوقین تھا!

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی خُوش قسمتی سے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کی اِنْفِرادی کوشش سے رَمَضانُ المُبارَک میں مُعْتَکِف ہوگئے۔ وہاں اُنہیں بہت سُکون مِلا۔ اُن کی مسجِد

کے مُؤَذِّن صاحِب اِنْفِرادی کوشش کرکے اُنہیں عالَمی مَدَنی مرکز فَیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں لے آئے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سُنّتوں بھرا بَیان کررہے تھے مُبَلِّغ کے چہرے کی کَشش اور نُورانیّت نے اُن کا دل موہ لیا اور وہ (اسلامی بھائی جو پتنگ بازی کے شوقین تھے) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجالی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

پِلا کر مَئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصطَفےٰ مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اس کائنات میں تشریف لائے، قرآنِ پاک کی سورۂ انبیاء میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لُوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نوح، حضرت داوٗد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذُوالْکِفل، حضرت یُونُس، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے اور ان تمام واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ مخلوق کو اللہ پاک کی عبادت کی دعوت دیں۔ (صراط الجنان، ۶/۲۷۷ ملخصاً) اور امام الانبیاء، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا عظیم منصب (Status) لے کر اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ آج جہاں کہیں دِین کی

روشن کرنوں سے جہاں منور ہو رہا ہے، یہ سب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی نیکی کی دعوت کا صدقہ ہے۔ آپ کی ہی انتھک محنتوں اور لازوال کوششوں سے دِین کا جھنڈا ہر سمت لہرایا۔ آیئے! آقا کریم ،رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے کی ایک ایمان افروز جھلک سنتے ہیں۔

طائف میں نیکی کی دعوت

چُنانچہ اِبتدائے اسلام میں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ طائف کو اِسلام کی دعوت دینے کیلئے "طائف" کا سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے اُمَرا اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن رئیسوں میں "عَمرو" کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین(3) بھائی تھے۔ (1)اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل۔ (2)مسعود۔ (3)حبیب۔ حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اِسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اِنتہائی بیہودہ اور گستاخانہ جواب دیا۔ ان بد نصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بُرا سُلُوک کرنے پر اُبھارا۔ چُنانچہ ان شریروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعلینِ مُبارک خُون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زَخْموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالِم اِنتہائی بے دَرْدی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طَعْنہ زنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضُور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والے

پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضُورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خُون میں نہا گئے اور زَخموں سے نڈھال ہو گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَنگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔ (المواهب اللدنيه، هجرته صلى الله عليه وسلم، ج ۱، ص ۱۳۷، ۱۳۶)

جنگِ اُحد سے بھی سخت دن

اس سفر کے طویل عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُومِنِیْن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا کہ یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِ یَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور اہلِ طائف نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اس رنج و غم میں سر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقام "قَرْنُ الثَّعَالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش و حواس بجا ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ پاک نے آپ کی قوم کا قول اور ان کا جواب سُن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بیان ہے کہ پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کرکے عرض کرنے لگا کہ اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُوقُبَیس اور قُعَیقِعان) دونوں پہاڑوں کو ان کفار پر اُلٹ دُوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سُن کر حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں

کہ اللہ پاک ان کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صرف اللہ پاک کی ہی عبادت کریں گے اور شرک نہیں کریں گے۔(صحیح البخاری ، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، ۲/۳۸۶،الحدیث:۳۲۳۱)

حَق کی راہ میں پتّھر کھائے خُوں میں نہائے طائف میں
دِین کا کتنی محنَت سے کام آپ نے اے سُلطان کیا
رونا مُصیبت کا مَت رو تُو پیارے نبی کے دیوانے!
کَرب و بلا والے شہزادوں پر بھی تُو نے دھیان دیا
پیارے مُبلّغ معمولی سی مُشکِل پر گھبراتا ہے
دیکھ حُسین نے دِین کی خاطِر سارا گھر قُربان کیا

(وسائلِ بخشش مرمّم،ص۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے جہاں سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نیکی کی دعوت دینے کا عظیم جذبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ وہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کمال حلم اور عفوو درگزر بھی ظاہر ہورہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکمل زندگی صبر و تحمل سے لبریز ہے، کافروں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے،پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ اطہر پر نجاستیں ڈالیں، ڈرایا، دھمکایا، گالیاں دِیں، قتل کی سازشیں کیں، مگر کائنات کے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کوئی انتقامی کاروائی نہ کی،خود بھی صبر سے کام لیا اور رہتی دنیاتک اپنے ماننے والوں کو مصائب میں صبر کی تلقین ارشاد فرمائی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان

ہے: جسے کوئی مصیبت پہنچے، اُسے چاہیے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے، بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ (الجامع الکبیر، ۷/ ۹۸، حدیث: ۲۱۳۴۶)

یاد رکھئے! انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، گھریلو ہو یا سماجی، صبر کے بغیر زندگی کی کتاب نامکمل رہتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر وقت صبر کا دامن تھامے رہیں، مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں اور غموں کا سامنا ہوتا ہی رہے گا، صبر ان تمام چیزوں کا بہترین جواب ہے۔ اللہ پاک ہمیں صبر کی دولت عطا فرمائے۔

مُشکلوں میں دے صَبر کی تَوفیق اپنے غَم میں فقط گُھلا یاربّ!
دے دے سوزِ بِلال یااللہ اَشکبار آنکھ ہو عَطا یاربّ!
قَبْر میری بنے مدینے میں تُجھ سے ہے یہ مِری دُعا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص: ۸۰، ۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ **دامنِ مصطفےٰ** ہمارے ہاتھوں میں ہے، اِس پُر فتن دَور میں اللہ پاک نے اِس اُمّتِ مُسلمہ کو ایک وہ عظیم رہنما عطا فرمایا ہے، جسے دُنیا آج **"امیر اہلسنّت"** کے لقب سے جانتی ہے، قربان جاؤں! آپ کے عطا کردہ اِس **عظیم مدنی مقصد** پر کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِس مدنی مقصد کو اگر گہرائی سے سمجھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ **نیکی کی دعوت عام کرنے کا گویا ایک بہت بڑا مِشن** (Mission) دے دیا گیا ہو، ساری زندگی اگر نیکی کی دعوت دینے کا سلسلہ جاری رہے تو پھر بھی شاید پوری طرح ہم حق ادا نہ کر سکیں۔ آج کے بیان میں ہم نے انبیائے کرام کے نیکی کی دعوت عام

کرنے کے عظیمُ الشّان واقعات سُنے، ان ایمان افروز واقعات سے ہمیں بھی اپنے اندر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے، اگرپہلے اِس معاملے میں سُستی تھی تو اس کو چُستی سے بدل دینا چاہئے، آج تو بہت آسانیاں ہیں، کسی کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے شاید ہی کسی کو پتھروں کا سامنا کرنا پڑا ہو، بلکہ اس کے بجائے چائے پانی کی دعوت پیش کی جاتی ہو گی، عمدہ اور لذیز کھانوں کی دعوت دی جاتی ہو گی، اِتنی آسانیوں اور سہولتوں میں تو ہمیں نیکی کی دعوت زِیادہ سے زِیادہ عام کرنی چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے فوائد، صورتیں اور ترک کرنے کے نقصانات

نیکی کی دعوت دینے کے بڑے فائدے ہیں، نیکی کی دعوت دینا اللہ والوں کی صفات میں سے ہے، نیکی کی دعوت دینا بہترین عبادت ہے، نیکی کی دعوت دینا صدقۂ جاریہ کا ذریعہ ہے۔ نیکی کی دعوت دینا دوسروں کے ساتھ اپنی بھی اصلاح کا باعث بنتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینا جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ نیکی کی دعوت دینا اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ عظیم خیر خواہی ہے۔ نیکی کی دعوت دینا درجات کی بلندی کا باعث ہے۔ نیکی کی دعوت دینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔ نیکی کی دعوت دینا اللہ کریم کی بارگاہ میں محبوب عمل ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے شیطان کی مخالفت ہوتی ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے شیطانی کاموں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے معاشرے میں اصلاح کا پودا پروان چڑھتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے سے بندہ اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق ہوتا ہے۔

اس لیے موقع محل کی مناسبت سے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہیے، مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 615 پر ہے۔ اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ

اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو نیکی کی دعوت دینا واجب ہے اور نیکی کی دعوت دینے سے باز رہنا جائز نہیں (2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ جنہیں نیکی کی دعوت دے گا تو وہ طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو پھر نیکی کی دعوت تَرک کرنا اَفْضل ہے اور (3) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کرسکے گا یا اس کی وَجہ سے فِتْنَہ و فَساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹَھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضَل ہے اور (4) اگر معلوم ہو کہ وہ لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور ایسا شخص مُجاہِد ہے اور (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِخْتیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۱۵ بتغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق دی جانے والی نیکی کی دعوت میں مصروفیت قبر و آخرت کے کئی غموں سے چھٹکارے کا سبب بن سکتی ہے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کو ترک کردینا دِین اور دنیا کے کئی نقصانات کا باعث بن سکتا ہے۔ کیونکہ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** گناہوں کے بڑھنے کا سبب ہے۔ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** معاشرے کے بگاڑ کا باعث ہے۔ **نیکی کی دعوت ترک کرنا** دنیا و آخرت کے نقصان کا باعث ہے، **نیکی کی دعوت ترک کرنا** جرائم کے بڑھنے کا سبب ہے اور **نیکی کی دعوت ترک کرنا** ثوابِ عظیم سے محرومی کا سبب ہے۔ لہٰذا **عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاتے رہیے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے نیکی کی دعوت عام کرنے کے کئی مواقع ہمیں میسّر آتے رہتے ہیں، ہمیں اپنے روزمرّہ کے معمولات میں سے کچھ نہ کچھ وقت تو اِس عظیم مدنی کام کے لیے ضرور نکالنا ہی چاہیے، جس کو جتنی اور جیسی سہولت میسر ہو، دِین کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش

کرنا چاہئے اور 12 مدنی کاموں کی دُھومیں مچانی چاہئیں، کہیں **صدائے مدینہ** کے ذریعے ہم مسجدوں کی آبادکاری کا ذریعہ بن سکتے ہیں تو کہیں "**بعدِ فجر مدنی حلقے**" کے ذریعے **فیضانِ قرآن** سے مالا مال ہو سکتے ہیں، کہیں "**مسجد درس**" کے ذریعے عاشقانِ رسول تک علمِ دِین کی کِرنیں پہنچا سکتے ہیں تو کہیں "**مدرسۃ المدینہ بالغان**" کی برکت سے تعلیمِ قرآن کی برکتوں سے مالا مال ہو کر اوروں تک بھی اس کی برکات پہنچا سکتے ہیں کہیں "**چوک درس**" کے ذریعے مسجدوں سے دُور، نمازوں سے دُور عاشقانِ رسول تک سُنّتوں کا پیغام پہنچا سکتے ہیں تو کہیں "**ہفتہ وار اجتماع**" کے ذریعے غُلامانِ مصطفٰے کو علمِ دِین سیکھنے کا موقع فراہم کر سکتے ہیں کہیں "**یومِ تعطیل اعتکاف**" کے ذریعے **شہر و اطراف** کے اُن عَلاقوں میں نیکی کی دعوت عام کر سکتے ہیں، جہاں پر ابھی مدنی کام شروع ہی نہیں ہوا یا شروع تو ہو چکا ہے مگر مزید مضبوطی کی حاجت ہے، کہیں "**ہفتہ وار مدنی مذاکرے**" میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے بٹنے والی علمِ دِین کی لازوال دولت کو عاشقانِ رسول تک پہنچا سکتے ہیں تو کہیں "**ہفتہ وار مدنی حلقہ**" کے ذریعے گھر گھر **سُنّتوں بھرے بیانات / مدنی مذاکرے** (آڈیو، ویڈیو) دِکھا کر، سُنا کر نیکی کی دعوت پہنچا سکتے ہیں، کہیں "**مدنی دورہ**" کے ذریعے **گھر گھر، دکان دکان** جا کر "**مسجد بھرو تحریک**" کے لیے عاشقانِ رسول تیار کر سکتے ہیں، تو کہیں نیک بننے کے نُسخے "**مدنی انعامات**" کو عام کر سکتے ہیں، اِسی طرح "**مدنی قافلوں**" میں خود بھی سفر کر کے اور دُوسروں کو بھی سفر کروا کے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے میں ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی دی جانے والی نیکی کی دعوت کے صدقے دِینِ اسلام پر ثابت قدمی نصیب فرمائے، نیکی کی دعوت عام کرنے میں آنے والی تکلیفوں، پریشانیوں، آزمائشوں کو ہمّت و صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذان کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنّتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی، ۱۲/۳۲۲، حدیث: ۱۳۵۵۴) (2) فرمایا: میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جِبرئیل! یہ کس کے واسِطے ہیں؟ عَرض کی: آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی، ص۲۵۵ حدیث: ۴۱۷۹) ☆ نبی اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا

1 . . . مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

رسول ہوں)۔(فتاوی رضویہ مُخَرَّجہ، ۳۷۵/۵)☆جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطَّبَرانی، ۲۵۷/۱، حدیث ۷۴۶)☆پانچوں فرض نمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفته واحوال المؤذن، ۵۳/۱) ☆اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستَحَب ہے۔(رَدُّالْمُحتار، ۲/۷۸، ۶۲)☆وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔(الهداية، ۴۵/۱)☆خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان و اِقامت کہنا مکروہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۷۲/۲)☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(دُرِّمُختار، ۷۵/۲)☆بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص ۱۵۸)☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاوٰی رضویہ، ۵/ ۳۷۳)☆فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُستَحَب ہے۔(دُرِّمُختار، ۶۷/۲) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص ۱۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین

ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار ‌ ‌ ‌ ‌ سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ ‌ ‌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آئندہ ہفتے کے بَیان کا موضوع ہوگا **"غوثِ پاک کا خاندان"** جس میں ہم "سرکارِ بغداد، **حُضُورِ غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کے خاندان**" کی شان و عظمت مثلاً غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما کا تقویٰ، نانا جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حالات، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کرامت اور اس کے علاوہ معلوماتی مَدَنی پُھول سُنیں گے۔ لِہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے:

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ١٥١ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

(ـــہفتہ وار اجتماع کے اعلاناتـــ) 27ربیع الاول 1440ھ 6دسمبر 2018

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے کو رات **09:30** بجے **مدنی چینل پر براہِ راست** (Live) ہفتہ وار **مدنی مذاکرہ** ہوگا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمدالیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ ”تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں“۔

یادِ رمضان مدنی مذاکرہ

15 دسمبر 2018 بروز ہفتہ کا مدنی مذاکرہ "**یادِ رمضان مدنی مذاکرہ**" ہوگا، جس میں بالخصوص اس سال (1439ھ) پورا ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اعتکاف کیے ہوئے عاشقانِ رسول شرکت کی سعادت حاصل کریں گے، باب المدینہ کے عاشقانِ رسول عالمی مدنی مرکز میں جبکہ دِیگر عاشقانِ رسول اپنے شہر/ڈویژن میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں شرکت کی سعادت حاصل کریں

---

1 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

گے۔ تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی بالخصوص **مجلس اعتکاف کے نگران واراکین** اس مدنی مذاکرے کے لیے بھرپور تیاری فرمائیں، ایک ایک معتکف تک اس مدنی مذاکرے کے دعوت پہنچائی جائے۔

امیراھلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے ھفتہ وار رسالہ پڑھنے کی ترغیب

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **ہفتہ وارمدنی مذاکرے میں** امیر اہلسنت کسی ایک مدنی رِسالے کے مطالعے کی ترغیب بھی اِرشاد فرماتے ہیں، مطالعہ کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کی کارکردگی بھی امیرِ اہلسنّت کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے نیز آپ مطالعہ کرنے والوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازنے کے ساتھ ساتھ قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرماتے ہیں: آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے **"جنّات کا بادشاہ"** کے مطالعے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جائے گی، تمام عاشقانِ رسول اِس رِسالے کو پیشگی ہی حاصل کرلیں اوراس کا مطالعہ کرکے امیر اہلسنّت کے دل کی دُعائیں لیں۔**ہدیہ۔ چھوٹا سائز 5 بڑا سائز 11** --: روپے---

امیر اہلسنت کا رسالہ **"جھوٹا چور"** کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے ۔(۞)چوری کی دردناک سزا(۞) جھوٹ بولنے والوں کے بچے سُوَر کیسے بن گئے؟(۞) سچ بولنے سے جان کیسے بچی؟(۞)بچوں بڑوں سب کیلئے کارآمد 3 **مدنی پھول** (۞)بچوں کے جھوٹ کی **24 مثالیں**(۞) جھوٹا خواب سنانے کا انجام۔

ہدیہ ۔ چھوٹا سائز12بڑا سائز۔55روپے

کتاب**"مدنی آقا** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے روشن فیصلے"** اس کتاب میں کیا ہے؟ سنئے!(۞)حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات(۞)اُونٹ کیسے بول پڑا؟(۞) معجزے کی تعریف(۞)اختیاراتِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (۞)اونٹنی کے چور کا فیصلہ(۞)دھوکے باز عورت کا ہاتھ کیسے کٹا؟**ہدیہ ۔ 40 روپے---**

رسالہ"موت کا تصور" اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے!(۞) عذاب قبر کیوں ظاہر ہوتا ہے؟(۞)کیا عذاب قبر حق ہے؟(۞)مسلمان اور کافر کی موت کے احوال

(۞)موت کا تصور کیسے کیا جائے؟(۞)دنیا کس لئے ہے؟**ہدیہ ۔** 15 --: روپے---------

اِن کتب ورسائل کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے دوست واحباب میں تقسیم بھی کیجئے۔ یہ کتب ورسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیے جاسکتے ہیں۔

ذمہ داران کا مدنی مشورہ (بذریعہ لِنک)

9 دسمبر 2018ء بروز اتوار رات 08:00 تا 10:30 پاکستان بھر میں **بذریعہ لنک** (Link) **مدنی مشورہ** ہو گا، اس مدنی مشورے میں **نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ، نگرانِ علاقہ اور نگرانِ ڈویژن مشاورت کی تنظیمی ذِمہ داریوں** (Job Description) پر **مدنی تربیت** فرمائیں گے۔

توجہ فرمائیں: پاک چشتی، بوصیری، امینی کے نگرانِ کابینہ، نگرانِ ڈویژن مشاورت، نگرانِ علاقائی مشاورت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد) میں اور بقیہ **پاکستان بھر کے تمام ذمہ داران** (نگرانِ کابینہ، نگرانِ ڈویژن مشاورت، نگرانِ علاقائی مشاورت) **کابینہ سطح** پر جمع ہو کر اس مدنی مشورے میں شرکت کریں گے۔

آج کے ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں "**خودکُشی**" کے بارے میں بتایا جائے گا مثلاً (۞) "**خودکُشی**" کے متعلق مختلف احکام (۞) "**خودکُشی**" کے گناہ میں مبتلا ہونے کے بعض اسباب، "**خودکُشی**" کے علاج "دودھ پینے کے بعد کی دُعا" یاد کروائی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے اجتماعی فکرِ مدینہ کروائی جائے۔

عشاء کی جماعت کا اعلان: تمام شرکائے اجتماع عشاء کی نماز، باجماعت ادا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔